سوال

(111) شیعہ تبرائی کے یہاں سے شادی میں کھانا کھانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں شیعہ تبرائی کے یہاں شادی وبیاہ وکھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

قرآن وحدیث سے مدلل اور فقہ کی عبارت سے مشرع ہو۔ بینوتوجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شیعہ کے کافر ہونے کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے بعض علماء ان کے بعض کفری عقائد کی وجہ سے ان کو کافر کہتے ہیں اور بعض ان کو مبتدع اور اہل ہوی قرار دیتے ہیں۔ شیعہ خارج عن الاسلام ہوں یا مبتدع واہل ہوی بہر صورت ان کے ساتھ نکاح وغیرہ کے تعلقات نہیں قائم کرنے چاہئیں۔

اسلام ایسے گروہ (جو مسلمانوں کا اوران کو بزرگوں کا دشمن ہے اوران کو مومن نہیں سمجھتا اور قرآن کریم کے غیر محفوظ ہونے کا قائل ہے) شادی بیاہ سلام وکلام کھانے پینے کے تعلقات قائم کرنے کی اجازت نہین دیتا۔ سوچنے کا مقام ہے ایک مسلمان جس کے دل رسوال اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کے اصحاب کرام سے الفت ومحبت ہے وہ جان نثار ان رسول کوسب وستم کرنے والے فاسق شخص کے ساتھ مناکحت ومواکلت ومجالست ومخالطت ومصاحبت کیوں کر گوارہ ہوسکتا ہے ارشاد ہے : وَلَا تَرْكَنُوا إِلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا (سورة :113) اورارشاد ہے : فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (سورة الانعام :68) اورابن ماجہ میں حضرت حذیفہ سے مرفوعا روایت ہے : عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَا يَقْبَلُ اللَّهُ لِصَاحِبِ بِدْعَةٍ صَوْمًا، وَلَا صَلَاةً، وَلَا صَدَقَةً، وَلَا حَجًّا، وَلَا عُمْرَةً، وَلَا جِهَادًا، وَلَا صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا، يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا تَخْرُجُ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ» اور طبرانی میں حضرت ابن عباس سے اوربزار میں حضرت ثوبان سے مرفوعا مروی ہے : من احدث حدثا اوآوی محدثا فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لايقبل الله صرفا ولاعدلا اور ترمذی اوبوداودو میں حضرت عبداللہ مسعود سے مرفوعا سے روایت ہے : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي المَعَاصِي فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا، فَجَالَسُوهُمْ فِي مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ، فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ { عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ }

اور ترمذی وابوداودوابن ماجہ میں حضرت نافع سے مروی ہے : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْ فِي أُمَّتِي - الشَّكُّ مِنْهُ - خَسْفٌ أَوْ مَسْخٌ أَوْ قَذْفٌ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ»

اورامام نووی شرح مسلم میں لکھتے ہیں : (أُحَدِّثُكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نهى عن الخذف ثم تخذف لا أكلمك أَبَدًا) فِيهِ هِجْرَانُ أَهْلِ الْبِدَعِ وَالْفُسُوقِ وَمُنَابِذِي السُّنَّةِ مَعَ الْعِلْمِ وَأَنَّهُ

يَجُوزُ هِجرَانُهُ دَائِمًا وَالنَّهيُ عَنِ الهِجرَانِ فَوقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِنَّمَا هُوَ فِيمَن هَجَرَ لِحَظِّ نَفسِهِ وَمَعَايِشِ الدُّنيَا وَأَمَّا أَهلُ البِدَعِ وَنَحوُهُم فَهِجرَانُهُم دَائِمًا وَهٰذَا الحَدِيثُ مِمَّا يُؤَيِّدُهُ مَعَ نَظَائِرَ لَهُ كَحَدِيثِ كعب بن مالك وغیرہ۔ مکتوب

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری](#)

جلد نمبر 2۔ کتاب النکاح

صفحہ نمبر 242

محدث فتویٰ